© rasailojaraid.com

بھی یہی بولی بولی مساجد کو علیحدگی پسندی کے رجحانات کا اکھاڑا بنایا اب جبکہ زمین مکمل ہموار اور فضا "سندھو دیش" کے لئے مکمل سازگار ہو چکی ہے تو مہاجروں پر پانی بجلی بند کر کے انکو گھروں سے نکلنے پر مجبور کر دیا خواتین قرآن سروں پر رکھ کر گھروں سے باہر نکلیں بچوں کو سینے سے چمٹا کر جب وہ سڑکوں پر آئیں تو بچوں کی محبت سے محروم اور قرآن پر ایمان سے خالی سینے لئے علقمی زادوں نے گولیوں کی بوچھاڑ کر دی عورتیں اور بچے خون میں لت پت تڑپنے لگے چیخوں اور آہوں سے فضا تھرا گئی آسمان کانپ اٹھا اور عرش ہل گیا مگر وزیر اعظم اور صدر مملکت کا دل نہیں ہلا ان کی جمہوریت جو اسلم مرزا کی مرہون منت تھی وہ بھی چپ سادھے خون کی ہولی کا تماشا دیکھتی رہی دو قومی نظریہ قائداعظم کی "مزار اقدس" کی طرف بھاگ کھڑا ہوا یوں محسوس ہوا جیسے قائد عوام اور اس کی ذریت بغایا کی خواہشات کا عفریت ننگے بریک ڈانس میں مصروف ہے اور اس کو طول دیکر مشرقی پاکستان کی خونیں یادیں دہرا رہا ہے مارشل لاء کے زمانے میں بھی سندھ اور کراچی میں حیوانیت اور درندگی کی دہشت کے حادثات رونما ہوتے رہے مگر جمہوریت زادگان کہتے تھے کہ یہ غیر جماعتی نظام ہے اس لئے یہ خونخواری پیدا ہوئی ہے جماعتی جمہوریت کا زمانہ آیا تو حالات درست ہو جائیں گے جمہوریت کے ناہموار فرزندو! اب بتاؤ یہ جماعتی جمہوریت کے بھوت پریت اور پی پی پی کے عفریت کیا گل کھلا رہے ہیں؟ یہ ظلم و استبداد، یہ جوروجفا یہ دہشت و وحشت قتل و غارت گری، یہ خون انسان کی ارزانی اور یہ خون کی ہولی کہیں تمہاری جمہوریت کا "جمہوری عمل تو نہیں؟" اور اگر یہی جمہوری عمل تمہارے خلاف آزمایا گیا تو پھر تمہارے پالتو جمہوری بچے بلبلا اٹھیں گے اور اپنے سیاسی داتا سٹیفن سولارز یہودی کے چرنوں میں سر دے کے روئیں گے اور چلائیں گے کہ جناب جمہوریت قتل ہو رہی ہے اور اس قتل جمہوریت کی ذمہ دار ضیاء باقیات ہیں۔

سیدھی بات ہے اقتدار پر قبضہ پی پی پی اور اس کے حلیفوں کا ہے یا بکنے والوں کا اور اس تمام ستم رانی کی ذمہ داری بھی انہیں پر عائد ہوتی ہے اس کا حل تلاش کرنا اس پر عمل کرنا اور امن قائم کرنا بھی انہیں کا فرض ہے جس طرح ذلیل ہو کر انہوں نے ووٹ مانگے تھے ٹھیک اسی طرح بے نظیر کروڑوں روپے کے راحت کدہ سے باہر نکلے گلی گلی کوچہ کوچہ جائے اور اپنے پرستاروں اور جیالوں سے امن کی بھیک مانگے، صدر اسحٰق اور مرزا اسلم بیگ بے نظیر کی بیکنگ کرتے ہوئے اس کے عقب میں برابر ساتھ ساتھ چلیں اور امن قائم کریں اور اگر امن قائم نہیں ہوتا اور عورتوں بچوں جوانوں بوڑھوں کا خون ناحق یونہی بہتا رہے گا تو ان پر واجب ہے کہ جتنے افراد پی پی پی نے برسر اقتدار آ کر رہا کئے ہیں انہیں فوراً گرفتار کیا جائے ان پر ملٹری سمری کورٹ میں مقدمات چلا کر انہیں سرعام عبرتناک سزا دی جائے اور جتنے لوگوں نے سندھو دیش کا نعرہ لگا کر یہ آندھی چلائی ہے انہیں بھی قرار واقعی سزا دی جائے

محسن صدیقی کا قتل

حیدر آباد اور کراچی کے فسادات کی کڑی دھوپ اور فتنۂ قومیت کی دہکتی ہوئی آگ کو بجھانے اور جلتے ہوئے انسانوں کو چھاؤں دینے کے لئے صدیقی صاحب مرحوم آگے بڑھے مگر خود شعلوں کی لپیٹ میں آ کر جل گئے انا للہ وانا الیہ راجعون آگ کا رخ ان کی طرف کس نے موڑا اس کا جواب بھی بے نظیر ہی دے کہ ملک میں تیزی سے پھیلنے والی اس ظلمت کی ذمہ دار براہ راست وزیر اعظم اور ان کی پارٹی ہے وہ دنیا اور آخرت میں بھی اس کے لئے جواب دہ ہے ٹھیک اسی طرح جس طرح جلیانوالہ باغ ۱۹۱۹ء اور ختم نبوت کی تحریک ۱۹۵۳ء کی ذمہ دار اس دور کی حکومتیں تھیں مسلم لیگ تو اب تک قرض چکا رہی ہے اور پیپلز پارٹی نے ابھی چکانا ہے۔

مخدوم خلیق الزمان کا نعرۂ حق

© rasailojaraid.com